تاریخ اعوان

از

شاہ دل اعوان

افکار الاعوان پاکستان

ایف ایٹ مرکز اسلام آباد

اعوان :

اعوان کون ہیں؟ یہ وہ سوال ہے جس پر پچھلے ایک سو بیس سالوں سے لکھا جا رہا ہے اور لکھا ہی جا رہا ہے۔ ہر نیا لکھنے والا اپنی منطق سے لکھتا ہے تاریخ دن بدن الجھتی جا رہی ہے ایک عام اعوان جو شجرہ نسب کی باریکیوں سے نا آشنا ہے وہ الجھ کر رہ گیا ہے کہ آخر اعوان ہیں کون؟

اس سلسلے میں جہاں تک میں سمجھ پایا ہوں میں آج تک ہونے والی تحقیق کی تاریخ لکھنا شروع کر چکا ہوں ۔ اعوان لکھاریوں نے کہاں کہاں کیا کیا کیا

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

کاش یہ نام نہاد محققین اور خود پسند مورخین اس موضوع پر قلم پکڑنے سے پہلے کتب ہائے نسب اور اسماء و رجال کا تفصیلی مطالعہ کر لیتے تو یہ الجھی ہوئی تاریخ وجود میں نہ آتی۔ اس گروہ کے ترتیب دیے گئے شجروں کو دیکھیے شجرے میں موجود ہر نام کے ساتھ لقب یا عرف لازمی لگایا گیا ہے دراصل یہ تاریخ میں آلٹریشن یا پیوندکاری ہے۔ یہ شجرے ترتیب دیتے ہوئے بھی انہیں احساس تھا کہ ہمارے ترتیب دیے گئے شجرے کسی انساب کی کتاب میں موجود شجروں کے ساتھ یا تاریخی کرداروں کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتے دراصل لقب اور عرف کی پیوندکاری حقیقت کے قریب جانے کی بھونڈی کوشش تھی۔ اب دنیا جبکہ گلوبل ویلج بن چکی ہے اور دنیا بھر کی لائبریریوں اور انٹرنیٹ پر موجود مخطوطے، تاریخی کتب با آسانی دستیاب ہیں ۔ اور یہ حضرات ہیں کہ ابھی تک خوابوں اور مکاشفوں کی بنیاد پر لکھی ہوئی مراۃ مسعودی کو آسمانی صحیفہ خیال کیے بیٹھے ہیں۔

جبکہ برصغیر پاک و ہند میں تمام مورخین اسے رد کر چکے ہیں۔
اس پر تفصیلی کتاب تو آنے میں چند ہفتے لگ سکتے ہیں مگر یہ پمفلٹ ایک ایسا ورق ہے جس سے ایک عام اعوان بھی بات سمجھ سکے گا اور میری آنے والی کتاب کا ایک اجمالی خاکہ بھی ذہن نشین کر لے گا۔

میرے آباؤاجداد کا تعلق مردوال وادی سون ضلع خوشاب سے ہے اور ہم آج تک اسی سرزمین سے جڑے ہوئے ہیں۔ میرے پردادا شاہنواز اعوان مرحوم بیسویں صدی کے آغاز میں سرگودھا کے گاؤں چک انتیس شمالی آگئے بعد میں چھتیس شمالی میں آباد ہوئے۔ ہمارے علاقے وادی سون اور دامن کوہ میں انیسویں صدی کے اختتام پر زبانی روایتوں کے مطابق مشہور تھا کہ اعوان حضرت عباس علمدارؑ کی اولاد سے ہیں۔ یہ بات اس وقت نساب اور شجرہ دان میراثی پڑھ کر سنایا کرتے تھے۔ اس زمانے میں لوگوں کو اپنے شجرے خود یاد ہوتے تھے۔

اسی زمانے میں تاریخ لکھنے کا آغاز ہوتا ہے اور مولوی حیدر علی لدھیانوی ایک کتاب تاریخ علوی لکھتے ہیں۔ اس کتاب کے لکھنے کی ضرورت اس لئے پیش آتی ہے کیونکہ انگریزوں نے اعوان قوم کے شجروں میں سنی سنائی اور مخالفین کی کہی باتیں شامل کر کے شجرہ متنازعہ بنا دیا۔ جس کے بعد حکیم غلام نبی اعوان نے تاریخ اعوان لکھوانے کا فیصلہ کیا اور مولوی حیدر علی لدھیانوی نے ان کی خواہش پر کتاب لکھی جس نے معاملہ سلجھانے کے بجائے اور الجھا دیا اور اعوانوں کا شجرہ حضرت محمد حنیفہؒ سے جا جوڑا۔ اور یہ سب سنی سنائی اور لدھیانہ اور گردو پیش کے کہاوتیں لکھ دیں۔ اعوان کاری کے گڑھ ضلع شاہپور، جہلم اور راولپنڈی کو نظر انداز کیا گیا۔ چنانچہ نہ صرف اعوان قوم نے اس تاریخ کو ماننے سے انکار کیا بلکہ مولوی حیدر علی لدھیانوی کے اپنے تایا زادوں نے تو اسے

کرا بے کا لکھاری تک کہہ دیا اور ایک پمفلٹ بھی جاری کیا جو تاریخ اعوان میں تفصیل سے ذکر موجود ہے۔

اس ساری صورتحال کے بعد حکیم غلام نبی اعوان نے تاریخ اعوان لکھنے کی ذمہ داری وادی سون کے موجودہ گاؤں صدیق آباد کے مولوی نور الدین کو سونپی جنہوں نے باب الاعوان اور زاد الاعوان کتب لکھیں اور اس کے لئے ہندوستان، عراق اور دیگر عرب ممالک کا سفر کیا۔ عرب نسابہ کی کتب سے مستفید ہونے کے بعد مقامی روایات اور نسابہ کے شجروں کا تجزیہ کرنے کے بعد ایک ایسی تاریخ رقم کی جس سے آج تک مورخین اور ان کے مخالفین بھی مستفید ہو رہے ہیں۔

تاریخ باب الاعوان اور زاد الاعوان میں اعوان قوم کا شجرہ نسب حضرت عون بن یعلیٰ المعروف قطب شاہ کے توسط سے حضرت عباس علمدار ؓ بن حضرت علیؓ سے ثابت کیا گیا۔ اس کے بعد مولوی حیدر علی کی کتاب تاریخ حیدری ان کے بیٹے نے چھپوائی جس میں انہوں نے عون بن یعلیٰ اور ان کے دو بیٹوں محمد عبداللہ اور محمد کندلان کی برصغیر آمد کو تسلیم کیا اور عرب نسابہ کو بھی تسلیم کیا کہ انہوں نے اعوانوں کو حضرت عباسؓ کی اولاد لکھا ہے۔ مگر وہ اپنی سنی سنائی من گھڑت کہانیوں پر بضد تھے۔ چنانچہ ایک نئی بحث نے جنم لیا اور قطب شاہی اور حنیف شاہی کے الفاظ منظر عام پر آئے۔

ملک شیر محمد آف کالا باغ نے تو بات گالی گلوچ تک پہنچا دی۔ یہ سلسلہ چل پڑا اور ہر کوئی تاریخ اعوان لکھنے بیٹھ گیا۔ ان لوگوں نے بھی بیس بیس صفحے کی تاریخیں لکھ ڈالیں جنہوں نے خود اپنا شجرہ تین سو میں بنوایا تھا۔ انہوں نے بھی تاریخ اعوان لکھی جن کا شجرہ سرکاری ریکارڈ میں بافندہ، مستری، ترکھان

لکھا تھا۔ تاریخ لکھنے کے لئے کوئی نا کوئی پیمانہ ہوتا ہے مگر تاریخ اعوان لکھنے کے لئے صرف ایک ہی پیمانہ تھا کہ اولاد عباس کا انکار کرنا ہے۔۔۔ اور یہ بات بھی ملحوظ خاطر رہے کہ ان تمام مصنفین کا تعلق اعوان کاری سے نہیں تھا، کوئی ہزارہ سے تھا تو کوئی بھارتی پنجاب سے، کوئی کشمیر سے تو کوئی پشاور سے۔۔۔

اعوان کاری علاقہ سے ملک محمد سرور اعوان مسلسل مولوی نور الدین سلیمانی کی تائید میں لکھتے رہے مگر ان کے وہ ہم عصر جو ہٹ دھرم ضدی اور گھس بیٹھیے اعوان تھے انہوں نے یہ سلسلہ جاری رکھا۔

۲۰۱۱ء میں افکار الاعوان پاکستان کی بنیاد رکھی گئی اور تاریخ اعوان پر تحقیق کا کام شروع کیا گیا۔ اس تحقیق میں خاکسار کے علاوہ محمد ریاض انوال اعوان، خورشید حسن علوی اعوان، گل سلطان اعوان، حکیم سلطان اعوان، میاں محمد عاقب اعوان، محمد حنیف انوال اعوان شامل ہیں۔ اللہ پاک کی مدد سے فقیروں کی دعاوں سے آج ہم اس مقام پر پہنچ چکے ہیں کہ تاریخ اعوان میں کسی قسم کا کوئی ابہام نہیں ہے۔ مفروضوں کا کوئی وجود نہیں ہے۔ ہماری اب تک کی تحقیق کا نچوڑ کچھ یوں ہے۔

اعوان عربی النسل ہیں اور حضرت عباس علمدارؑ کی اولاد میں سے حضرت عون بن یعلیٰ بحکم شاہ عبدالقادر جیلانیؒ وارد ہند بسلسلہ تبلیغ آئے۔ ان کے ہمراہ کئی درجن لوگ تھے جو مختلف پیشوں سے تعلق رکھتے تھے۔

حضرت عون قطب شاہ کے ہمراہ ان کی پہلی بیوی حضرت عائشہؓ ان کے دو صاحبزادے حضرت محمد عبداللہ گولڑہ اور حضرت محمد کندلان تھے۔

یہاں حضرت عون بن یعلیٰؒ نے مزید شادیاں کیں جن میں سے کھوکھر اعوان، چوہان اعوان نسل چلی۔

حضرت عون بن یعلی اور ان کی اولاد وادی سون کے مقام پر آئی اور یہی ان کا مرکز رہا بعد میں یہاں سے قریبی علاقوں میں منتقل ہوئی۔

ایک بحث جس کا جواب دیتا چلوں کہ اعوان سلطان محمود کے ساتھ آئے اس بات کا کہیں سے بھی کوئی ثبوت نہیں مل سکا، سلطان محمود غزنوی کے زمانے کی سولہ مشہور کتب تاریخ میں کسی اعوان کا ذکر نہیں ملتا ایک گمراہ گروپ دعویٰ کرتا ہے کہ اعوان سلطان محمود کے لشکر میں سپہ سالار اور لاہور کے گورنر تک کی باتیں کی ہیں۔ یہ سب کہانیاں ہیں سلطان محمود کے رفقا میں کوئی عباسی یا حنفی علوی نہ تھا صرف حضرت عمر الاطراف ؓ کی اولاد سے کسی ایک شخص کا حوالہ ملتا ہے اگر ایسا ہوتا تو جلی حروف میں لکھا جاتا۔

دنیا بھر کے سارے اعوان علوی نہیں ہیں۔ ان میں راجپوت اور کھوکھر بھی شامل ہیں۔ جن کا مفصل باحوالہ ذکر کتاب میں دیا جا رہا ہے علوی اعوانوں کی تعداد چند لاکھ ہے۔ خود ساختہ اور گھس بیٹھیے اعوانوں کی تعداد ملین میں ہے۔

کراچی سے ایک گروہ مسلسل گمراہی پھیلا رہا ہے وہ ایک رسالہ کے ذریعے قوم کو الجھا رہے ہیں ہم ان کی بھرپور مذمت کرتے ہیں اور ان کے جھوٹ کو ثابت کرنے کے لئے چند سوال ــــ

سلطان محمود غزنوی کے زمانہ میں سولہ مشہور تاریخ کی کتب ہیں جو سلطان محمود غزنوی کے درباریوں نے لکھی ہیں ان میں کہیں لفظ قطب حیدر یا قطب شاہ یا ان کے والد کا نام دکھا دیں۔ مضحکہ خیز بات یہ ہے کہ یہ گروہ اپنی ہر کتاب میں قطب حیدر کے والد کا ایک نیا نام لکھتے ہیں عطا اللہ، نور اللہ تیر جو بھی ہو کوئی بھی دکھا دیں۔

یہ گروہ سالار مسعود غازی کے قصے بڑے وثوق سے بیان کرتے ہیں

سالار مسعود کا نام کسی تاریخی کتاب جو سلطان محمود یا قریب کے زمانے میں لکھی گئی ہو دکھا دیں؟۔۔۔

یہ کہاں سے دکھائیں گے ان کے اپنے شجرے بدترین الحاقی کتب کے مرہون منت ہیں۔ ان کی تعلیمی اور تحقیقی قابلیت یہ ہے کہ ساری زندگی ضخیم کتب میں سالار سپہ سالار ہرات کے گورنر سے کم بات ہی نہیں کی اور جب بھکر سے بلال مہندی نے آئینہ دکھایا تو کتنی ڈھٹائی سے موصوف نے جواب لکھا کہ ہم نے تو کبھی ایسا دعویٰ کیا ہی نہیں۔

ایک اور موصوف جو قریشی سے چلے تو بھی تھے، فاروکہ ساہیوال پہنچے تو سید ہو گئے اور آجکل گوجرانوالہ میں اعوان ہیں وہ معافی نامے لکھ کے دیتے پھر رہے ہیں۔ یہ ہندوستان میں جن اعوانوں کو علوی سمجھ رہے ہیں وہ بلاکی رام ہندو کی اولاد مسلمان ہوئی تھی ان میں ایک نے قطب شاہ نام رکھا اور وہ بھی اعوان کہلاتے ہیں۔ میرے عزیز بہن بھائیو یہ ہے ان کی تحقیقی قابلیت۔۔۔

علوی اعوانوں کے جد اعلیٰ عبداللہ گولڑہ کا چوہدرہ دادا گولڑہ وادی سون اور مزارات عراق میں ہیں عون بن یعلی، ابو یعلی حمزہ سمیت تمام مزارات کی نشاندہی ہو چکی ہے۔ کسی کے بہکاوے میں آنے کی ضرورت نہیں ہے۔

اب جبکہ ایران کے نسابہ علامہ علی ربانی خلخالی ہو، یا عراق کے امین علوی جو محقق اور نسابہ ہونے کے ساتھ ساتھ اولاد حمزۃ الاکبر بن حسن بن عبید اللہ، بن عباس علمدارؑ ہیں، سعودی عرب میں یوسف بن عبداللہ جمل اللیل نے الشجرۃ الزکیہ لکھ کر کوہستان نمک وادی سون سکیسر اور یہاں سے بسلسلہ تبلیغ کشمیر ہزارہ اور دیگر علاقوں میں عون بن یعلیٰ کی اولاد کے جانے پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔

یہ بات یہاں ختم کرنے سے پہلے میں چند باتیں عرض کر دیتا ہوں۔۔

حسب نسب پر فخر کرنا جائز نہیں ہے۔ البتہ حسب نسب کے بارے میں پہچان رکھنا سنت نبوی ﷺ ہے۔

کوشش کریں اپنا آبائی شجرہ نہ صرف اپنے پاس محفوظ کریں بلکہ ادارہ افکار الاعوان کو بھی ارسال کریں۔

ضلعی ڈی سی او آفس سے انگریز دور میں ہونے والی حد بندیوں سے سرکاری شجرہ نکلوا کر محفوظ کرلیں۔

ادارہ افکار الاعوان پاکستان کی ویب سائیٹ www.Awans.com.pk وزٹ کرتے رہا کریں ہم آپ کو تازہ ترین تحقیق سے باخبر رکھیں گے۔

ادارہ افکار الاعوان ، عراق، سعودی عرب ، ایران ، شام اور مصر میں مختلف نسابہ سے رابطے میں ہے اور کوئی بھی بات ان کی توثیق کے بغیر منظر عام پر نہیں لاتا۔ ذیل میں ہمارے تمام رابطے دیئے جا رہے ہیں کسی بھی قسم کے تحقیقی سوال کے لئے ہم آپ کے لئے حاضر ہیں۔

ادارہ افکار الاعوان پاکستان

۲۔ رمدے بلاک، ڈسٹرکٹ کورٹس، ایف ایٹ مرکز اسلام آباد

ویب www.Awans.com.pk

شاہ ولی اعوان ایڈووکیٹ

فون نمبر: 0300 860 803

گل سلطان اعوان

فون نمبر 03016772067

محمد ریاض افضل اعوان

فون نمبر 03015064018

خورشید حسن علوی اعوان

فون نمبر 03126333711